Cambridge O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts **May/June 2014**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

0367553467

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **one** question from **each** section.
One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نام لکھیے۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کے قلم کا استعمال کیجیے۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کیجیے۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، گوند اور کریکشن فلوئڈ مت استعمال کیجیے۔

کسی بھی بار کوڈ پر مت لکھیے۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کیجیے اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے ایک
سوال اقتباس سے متعلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے نمبر بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔ [ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

This document consists of **6** printed pages and **2** blank pages.

© UCLES 2014

CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

Section 1: Poetry

غزل

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں ہی میں گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کوئی بات ایسی اگر ہوئی کہ تمھارے جی کو بری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

سوال نمبر 1

(ا) مومن خان مومن کی شاعرانہ خصوصیات میں سب سے عمدہ خصوصیت اُن کی غزلوں میں سادگی اور روانی ہے۔ مندرجہ بالا غزل کے حوالے سے بحث کیجیے۔ [10]

(ب) مومن خان مومن نے اُن معاملات کو جو عاشق اور محبوب کے درمیان ہوتے ہیں، بڑی سنجیدگی اور تہذیب کے دائرے میں رہ کر ادا کیا ہے۔ نصاب میں شامل اُن کی دونوں غزلوں کے حوالے سے مثالیں دے کر واضح کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 2

میر تقی میر اپنی غزلوں میں جذبات کی سادگی اور الفاظ کی روانی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ نصاب میں شامل غزلوں کے حوالے سے ان خصوصیات پر بحث کیجیے۔ [25]

© UCLES 2014

نظم

ہم نشیں کہتا ہے کچھ پرواہ نہیں مذہب گیا
میں یہ کہتا ہوں کہ بھائی یہ گیا تو سب گیا
نیشنل فیلنگ تو ہم میں کبھی تھی ہی نہیں
اتحادِ دیں فقط باقی رہا تھا، اب گیا
ہے عقیدوں کا اثر اخلاقِ انساں پر ضرور
اُس جگہ کیا چیز ہوگی وہ اثر جب دب گیا
پیٹ میں کھانا زباں پر کچھ مسائل ناتمام
قوم کے معنی گئے اور روح کا مطلب گیا
اتحادِ معنوی ان میں برائے نام ہے
دیکھتے ہو اِک گروہ اِک راہ ہو کر کب گیا

سوال نمبر 3

(ا) مندرجہ بالا اشعار میں مذہب کے بارے میں اکبر الہ آبادی کے خیالات سے آپ کس حد تک متفق ہیں۔ تبصرہ کیجیے۔ [10]

(ب) اکبر الہ آبادی جدید تعلیم کو اسلامی روایات کے خلاف سمجھتے ہیں چنانچہ وہ مسلمانوں کو طنزیہ انداز میں اپنا پیغام دیتے ہیں۔ نظم کے حوالے سے اُن کے اس اندازِ بیان پر بحث کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 4

''مسدس حالی'' ملتِ اسلامیہ کے عروج و زوال کی تاریخ ہی نہیں بلکہ ملی بے حسی کا نوحہ بھی ہے۔ جسے حالی نے اپنے دلنشیں انداز میں لکھا ہے۔ مثالیں دے کر واضح کیجیے۔ [25]

Section 2: Prose

نثر

تکیہ کلام نہایت مفید چیز ہے اور سچ مُچ گفتگو کا تکیہ ہے یعنی باتیں کرنے والا جب چاہے اس کا سہارا لے سکتا ہے۔ ہمیں وہ تکیہ کلام پسند نہیں جس کی عادت پڑ جائے اور جس پر قابو نہ رہے کیونکہ جو چیز بے قابو ہو جائے، اس میں آرٹ نہیں رہتا۔ ہمارے خیال میں قابلِ تعریف وہی تکیہ کلام ہے جو ضرورت کے مطابق اختیار کیا گیا ہو وہ ہمیشہ آڑے آتا ہے۔

یہ ہماری انتہائی نا تجربہ کاری ہے کہ گفتگو کی ابتداء میں ہم ان دونوں میں بالکل تمیز نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات تو ہم گفتگو میں کسی تکیہ کلام کی موجودگی تک نہیں پہچان سکتے اور اس قسم کے حادثے اکثر ہوتے رہتے ہیں۔

ایک صاحب کشمیر کا ذکر کر رہے ہیں۔

''جب میں کیا نام وہاں گیا تو تقریباً تقریباً سب قابلِ دید مقامات کی کیا نام سیر کی۔ اور وہ جھیل کیا نام بھی دیکھی، وہ جو مشہور کیا نام جھیل ہے نا؟''

''ڈل ہے اس کا نام۔'' ہم لقمہ دیتے ہیں۔

''ہاں کیا نام ڈل جھیل بھی دیکھی۔ سرینگر میں نشاط اور شالا مار باغ بھی کیا نام دیکھے۔ اور وہ کیا نام چشمہ بھی دیکھا۔ خوب ہے وہ چشمہ کیا نام۔!''

سوال نمبر 5

(ا) شفیق الرحمٰن نے جس مزاحیہ انداز میں اُن لوگوں کا ذکر کیا ہے جو مخصوص الفاظ دہرانے کے عادی ہو جاتے ہیں اور اس طرح گفتگو میں مضحکہ خیز صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اقتباس کی روشنی میں اُن کے مزاحیہ انداز پر بحث کیجیے۔ [10]

(ب) مندرجہ بالا اقتباس میں شفیق الرحمٰن کا اسلوب نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ آپ کے خیال میں مزاح نگاری کے لیے سادہ اسلوبِ بیان کس حد تک ضروری ہے۔ مثالوں سے واضح کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 6

منشی پریم چند کے افسانوں کی نمایاں خصوصیت اُن کی حقیقت نگاری ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں اُن ہی موضوعات پر لکھا ہے جن کا وہ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ نصاب میں شامل افسانہ ''عیدگاہ'' کے حوالے سے اُن کی حقیقت نگاری پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ [25]

مراۃ العروس

محمد عاقل نے آخر مجبور ہو کر رات کا تمام قصہ ماں کے روبرو بیان کیا۔ سنتے کے ساتھ ہی ماں کو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں، لیکن عورت تھی بڑی دانشمند، کہنے لگی "ہر چند میری تمنا یہ تھی کہ جب تک میرے دم میں دم ہے تم سب کو اپنے کلیجے سے لگائے رہوں اور تم دونوں بھائی اتفاق سے رہو۔ لیکن میں دیکھتی ہوں تو سامان الٹے ہی نظر آتے ہیں لو آج میں تم سے کہتی ہوں کہ بیاہ کے دوسرے مہینے سے مزاج دار بہو کا ارادہ الگ گھر کرنے کا ہے۔ تم جو دس روپے مہینے کے مہینے لا کر مجھ کو دیتے ہو، ان کو نہایت ناگوار ہوتا ہے۔ آئے دن میں تمہاری بی بی کی سہیلیوں سے سنتی رہتی ہوں کہ بہو بلی ماروں کے محلے میں مکان لیں گی۔ زلفن کو ساتھ لے جائیں گی۔ جب تک یہ سب لڑکیاں اکٹھی بیٹھی رہتی ہیں۔ یہی مشورہ، یہی مذکور آپس میں رہا کرتا ہے۔ میں نے تمہاری خلیا ساس کے منہ پر ایک مرتبہ یہ بات بھی رکھ دی تھی کہ مزاج دار بہو کو اگر ہمارے ساتھ رہنا ناگوار ہے تو اپنا کھانا کپڑا الگ کر لیں، مگر رہیں اسی گھر میں۔ پھر تمہاری ساس سے معلوم ہوا کہ مزاج دار بہو کو یہ منظور نہیں۔ آدمی بیاہ خوشی اور آسائش کے واسطے کرتا ہے۔ روز کی لڑائی، آئے دن کا جھگڑا نہایت بری بات ہے۔ اگر تمہاری بی بی کو یہی منظور ہے اور الگ رہنے سے ان کی خوشی ہے، تو بسم اللہ۔

سوال نمبر 7

(ا) محمد عاقل علیحدہ گھر میں رہنے کے حق میں نہیں تھا مگر اُس کی ماں نے اُس کو سمجھایا کہ وہ اپنی بیوی کی بات مانے۔ آپ کے خیال میں تینوں کرداروں میں سے کون ٹھیک تھا اور کون غلط؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔ [10]

(ب) مندرجہ بالا اقتباس اسلوب کے لحاظ سے عام فہم اور حقیقت کے بہت قریب ہے۔ مثالوں سے وضاحت کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 8 اکبری اور اصغری کے کرداروں کا موازنہ کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے کہ کون سا کردار حقیقت کے زیادہ قریب ہے اور کیوں؟ [25]

دستک نہ دو

اور جب وہ لوگ اُس کو اسٹریچر پر لٹا کر موٹر تک لائے تو انھوں نے دیکھا کہ سیڑھیوں پر اپنے گٹھڑ سے پیٹھ لگائے وہ چینی پھیری والا اب تک بیٹھا تھا، اُس کے قدموں میں اُس کی سائیکل پڑی تھی۔ اور وہ آسمان پر منڈلاتی ہوئی چیلوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔

''اے! تم اِس وقت جاؤ۔ ہم اس وقت پریشان ہیں۔ کچھ نہیں خریدیں گے۔ پھر کسی اطمینان کے وقت آنا''۔ بیگم صاحب نے بیزاری سے کہا۔

وہ خاموشی سے کھڑا ہو گیا اپنی سائیکل اٹھائی اور کیریئر پر گٹھڑ جمائے ہوئے سوچنے لگا۔

''بیگم صاحب! چاہے تم میرا شکریہ ادا کرو چاہے یہ سمجھو کہ میں اپنی بکری کی خاطر یہاں اس وقت تک بیٹھا ہوں۔ میں تم کو یہ بتانے سے رہا کہ میں اُس کی وجہ سے یہاں بیٹھا ہوں۔ جس کو دیکھ کر اور جس سے بات کر کے محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے گھر ہوں۔

اور جب گیتی کو پہیے دار پلنگ پر لٹا کر اسکریننگ کے لیے ایکسرے روم میں لے جایا گیا تو صولت نے چپکے سے محسوس کیا کہ نتیجے کے منتظر گھر کے افراد کے درمیان ایک اجنبی چہرہ بھی موجود ہے۔ اور وہ چہرہ اُس چینی لڑکے صفدر یاسین کا تھا۔

سوال نمبر 9

(ا) صفدر یاسین گیتی کے گھر والوں سے زیادہ اُس کے دکھ درد میں شریک رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گیتی کے گرنے سے ہسپتال تک اُس کے ساتھ رہا۔ آپ کے خیال میں یہ ہمدردی کا جذبہ ہے یا کچھ اور؟ وضاحت کیجیے۔ [10]

(ب) صولت آپا اور اماں بیگم کو گیتی سے کیا شکایت تھی اور گیتی کیوں احساسِ محرومی کا شکار تھی؟ اپنی رائے کا اظہار مثالوں سے کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 10

صولت جہانگیر کو یہ باتیں سمجھائی گئی تھیں کہ دولت دنیا کی سب سے بڑی قوت ہے۔ اس سے انسان ہر عزت، راحت اور آسائش خرید سکتا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ کس حد تک درست ہے؟ ناول کے حوالے سے جواب تحریر کیجیے۔ [25]

BLANK PAGE

© UCLES 2014

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Question 1 © Dr Saleem Akhtar; *Ghazal;* Sang-e Meel-Publications; 2007.
Question 3 © Dr Saleem Akhtar; *Nazam "Aagar mazhab gaya";* Sang-e-Meel Publications; 2007.
Question 5 © Dr Saleem Akhtar; *"Takyah Kalam";* Sang-e-Meel Publications; 2007.
Question 7 © Deputy Nazu Ahmed; *"Mirat ul Aroos";* Sang-e-Meel Publications; 2007.
Question 9 © Altaf Fatima; *"Dastak Na Do";* Feroz Sons Ltd; 2007.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.